1.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شاہد حسین # 4

احمدی بھائیوں کے نام

مختصر تبشیر وانذار

dt. 24.10.07

سیدنا محمود کی دو پیشگوئیوں کی حقانیت

عزیزان بعد سلام مسنون اس نامہ میں آپ پر یہ اظہار کرنا مقصود ہے کہ اللہ تعالیٰ علیم وخبیر کے فضل وکرم اور قدرت سے سیدنا محمود کی دو پیشگوئیوں کا ظہور ہمارے اس دور میں ہو چکا ہے اور یقیناً یہ امر جماعت حضور مسیح موعود کے لئے مسرت اور طمانیت کا باعث ہوگا۔ انشاء اللہ

پہلی پیشگوئی: جو آپ نے تفسیر کبیر جلد پنجم میں صفحہ ۵۴۹ پر سورۃ انبیاء کی تفسیر بیان کرتے ہوئے جماعت مسیح موعود میں مثیل ایوب کی آمد کی یوں رقم فرمائی۔

"رسول کریم کے زمانہ کے لحاظ سے شائد حضرت علیؓ کو ایوب سے نسبت دی جاسکے اور مسیح موعود۔۔۔۔ کے زمانہ کے لحاظ سے تو بہر حال یہ ایک پیشگوئی ہے جو وقت پر آکر ظاہر ہوگی" اس پیشگوئی کے مصداق حضرت صاحبزادہ مرزا رفیع احمد آپ پر سلامتی ہو ہوئے ہیں جیسا کہ آپ نے اپنی ایک رویا صادقہ میں جو آپ کو 1966ء کے اوائل میں یعنی 1386ھ میں ہوئی اپنے ایک مکتوب میں یوں اظہار فرمایا۔

"میں نے ۶۶ء کی ابتداء میں ایک رویہ دیکھا تھا کہ کسی کتاب میں سے یہ پیشگوئی ملی ہے جو میرے متعلق ہے کہ وہ ایوب ہے اور علیؓ کی اولاد میں سے ہے اور مسیح موعود کی مدد کیلئے آسمان سے نازل کیا گیا" (مکتوبات ایوب نمبر ۵۹)۔

دوسری پیشگوئی: جو سیدنا محمود نے اپنی ایک رویا کے ذریعے بیان کی اور جو کتاب "رویا و کشوف سیدنا محمود" میں الفضل ۱۳ اپریل ۱۹۴۶ء کے حوالے سے پہلے ایڈیشن میں زیر نمبر ۳۹۱ صفحہ نمبر ۳۰۲ پر درج ہے اور آخری ایڈیشن میں زیر نمبر ۳۸۴ صفحہ نمبر ۳۱۲ پر درج ہے۔ یہ فرمائی ہے کہ ان کا بروز اور ثانی پندرھویں صدی ہجری یعنی ۱۴۲۷ھ ہجری میں ظہور پزیر ہوگا اور جماعت کے عمائد کو خصوصی طور پر اور افراد جماعت کو عمومی طور پر تعلیم اور عقائد کے اس بگاڑ کی طرف توجہ دلائے گا جو اس وقت تک پیدا ہو چکا ہوگا ان سے اصلاح کا مطالبہ کرے گا مگر عمائد اور انکے زیر اثر افراد جماعت اسکا مقابلہ کریں گے۔

یہ ناچیز راقم غلام احمد اس بات کا اظہار کرتا ہے کہ منجانب اللہ سیدنا محمود کی حوالہ بالا رویا کا مصداق یعنی انکا بروز اور محمود ثانی ہے اور یہ کہ جو کام اللہ تعالیٰ نے مجھے تفویض کیا اس کا کثیر حصہ اسی کے فضل وکرم اور مدد سے اس رویا کے مطابق ۱۴۲۷ھ ہجری میں کر چکا ہے۔ فلحمد اللہ۔ جو مبشر حصہ باقی ہے اس سے مولا کریم انشاء اللہ اپنی قدرت کاملہ سے اپنے وقت پر پورا فرمادے گا۔

عزیزان آپکی دلچسپی اور اطلاع کے لئے سیدنا محمود کی رویا زیر حوالہ کا مکمل متن بذریعہ فوٹو کاپی درج ذیل ہے۔

رؤیا و کشوف سیّدنا محمود

زیر اہتمام
فضلِ عمر فاؤنڈیشن

ص 299

26 مارچ 46ء

فرمایا: میں نے دیکھا کہ میں گھوڑے پہ سوار ہوں چھ سات اور آدمی بھی گھوڑوں پر سوار ہیں وہ جرنیل معلوم ہوتے ہیں اور کسی احمدی لشکر کی کمان کرتے معلوم ہوتے ہیں مگر یوں معلوم ہوتا ہے کہ وہ صداقت کے رستہ سے بھٹک گئے ہیں اور ان راہوں سے دور جا پڑے ہیں جس پر میں نے جماعت

ص 300

کو چلایا ہے اور جماعت کو غلط راستے پر چلا رہے ہیں میں نے ان کو نصیحت کی۔ وہ مجھے پہچان گئے ہیں لیکن میری دخل اندازی کو ناپسند کرتے ہیں۔ (یوں معلوم ہوتا ہے کہ یہ کوئی آئندہ زمانہ ہے صدیوں بعد کا۔ میں گویا دوبارہ زندہ ہو کر دنیا میں آیا ہوں۔) اسی بحث مباحثہ میں انہوں نے مجھ پر حملہ کر دیا ہے اور چاہتے ہیں کہ مجھے قتل کر دیں تا لوگوں کو یہ معلوم نہ ہو کہ میری تعلیم کیا تھی اور وہ لوگوں کو کدھر لے گئے ہیں۔ اس وقت میرے ہاتھ میں ایک تلوار ہے جو بہت لمبی ہے۔ عام تلوار سے دو تین گنے لمبی۔ مگر میں اسے نہایت آسانی سے چلا رہا ہوں ہم سب ایک خاص سمت کی طرف گھوڑے دوڑائے جاتے ہیں۔ لڑتے بھی جاتے ہیں مگر وہ کئی ہیں لیکن میں ان کا مقابلہ خوب کر رہا ہوں اور ان کے کندھوں پر میں نے کئی کاری ضربیں لگائی ہیں۔ بعض پھسلتی ہوئی ضربیں میرے جسم پر بھی لگی ہیں لیکن مجھے کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔ اسی طرح لڑتے لڑتے ہم ایک مکان کے پاس پہنچے اور گھوڑوں سے اتر کر اس کے اندر داخل ہو گئے۔ اس مکان کے باہر احمدی لشکر کا ایک حصہ کھڑا ہوا

II

معلوم ہوتا ہے۔ میں نے اس مکان پر پہنچ کر ان لوگوں کو پھر سمجھانا شروع کیا اور بتایا کہ اسلام کی صحیح تعبیر وہ نہیں جو وہ کر رہے ہیں اور یہ کہ وہ اس راہ سے دور چلے گئے ہیں جس پر میں نے انہیں ڈالا تھا اور چونکہ تشریح کرنے کا اختیار اللہ تعالیٰ نے مجھے دیا تھا۔ ان کا رویہ نادرست ہے اور ان کو توجہ کرنی چاہیے مگر اس تمام تقریر کا ان پر کچھ اثر نہیں ہوا اور وہ اپنی ضد پر مصر رہے اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ وہ میری بات ماننے میں اپنی لیڈری کو خطرہ میں پاتے ہیں اور اس لئے اپنی ضد پر پختہ ہیں بلکہ یہ چاہتے ہیں کہ اب جبکہ وہ ایک نئے طریق پر جماعت کو ڈال چکے ہیں مجھے بھی ان کی بات مان کر اس کی تصدیق کر دینی چاہئے جب میں سمجھا کر تھک گیا تو میں نے ایک دروازہ جو صحن کی طرف کھلتا ہے اور اس جہت کے مخالف ہے جس طرف لوگ بیٹھے تھے کھولا اور اس ارادہ سے نکلا کہ میں اب خود جماعت سے خطاب کروں گا جب میں نے وہ دروازہ کھولا تو اپنی طرف کا دروازہ جلدی سے ان لوگوں نے کھول دیا اور باہر کھڑی ہوئی فوج کو حکم دیا کہ مجھے قتل کر دیں جب میں دروازہ کھول کر نکلا تو میں نے دیکھا کہ مکان کی کرسی اونچی ہے اور صحن تک چار پانچ سیڑھیاں اتر کر جانا پڑتا ہے اور سیڑھیوں کے ساتھ ساتھ چھوٹی چھوٹی پردہ کی دیوار ہے جس کے ساتھ فوج قطار در قطار صحن میں کھڑی ہے اور ان کا سینہ تک کا جسم دیوار پر سے نظر آتا ہے اور پوری طرح مسلح ہے۔ جس وقت میں نکلا تو اس وقت یوں معلوم ہوا کہ تین چار آدمی میرے ساتھ بھی ہیں میں نے ایک دو سیڑھی اتر کر فوج کی طرف منہ کیا اس وقت دیوار کے ساتھ کی قطار نے میری طرف منہ کیا اور ان جرنیلوں کے

ص 301

حکم کے ماتحت مجھ پر حملہ کرنا چاہا اس وقت میں نے سینہ تان دیا اور ان لوگوں سے کہا۔ سپاہیو۔ تمہارا اصل کمانڈر میں ہوں (میں خواب میں سمجھتا ہوں کہ چونکہ میں دوبارہ دنیا میں آیا ہوں اس لئے میں اپنا تعارف ان سے کرا دوں۔ تاکہ وہ سمجھ جائیں کہ میں کون ہوں۔) کیا تم اپنے کمانڈر پر حملہ کرنے کی جرات کرو گے۔ اس سے سپاہی کچھ گھبرا سے گئے اور حملہ میں متردد ہو گئے مگر دوسری طرف سے ان کے جرنیل انکو انگیخت کرتے چلے گئے تب میں نے اپنے دو تین ساتھیوں سے کہا کہ وہ نعرۂ تکبیر بلند کریں۔ انہوں نے تکبیر کا نعرہ لگایا لیکن فوج کے ہجوم اور آوازوں کی بھنبھناہٹ کی وجہ سے آواز میں گونج نہیں پیدا ہوئی۔ پھر بھی کچھ لوگ متاثر ہوئے اس پر میں نے کہا کہ سپاہیو۔ میں تمہارا کمانڈر ہوں۔ تمہارا فرض ہے کہ میری اطاعت کرو۔ اور میرے پیچھے چلو تب میں نے ان سے کچھ اور چہروں پر شناخت اور اطاعت کا اثر دیکھا اور ان سے کہا کہ بلند آواز سے نعرۂ تکبیر لگاؤ اور پھر اپنی عادت کے خلاف نہایت بلند آواز سے پکارا۔ اللہ اکبر۔ جب میں نے یہ نعرہ لگایا تو گویا ساری فوج کے دل دہل گئے اور سب نے نہایت زور سے گرجتے ہوئے بادلوں کی طرح اللہ اکبر کہا اور ساری فضا نعروں سے گونج گئی تب میں نے انہیں کہا میرے پیچھے چلے آؤ اور خود آگے کو چل پڑا اس وقت میں نے دیکھا کہ تمام فوج میرے پیچھے قطاریں باندھ کر چل پڑی۔ اس وقت ان میں جوانی اور رعنائی اپنی پوری طاقت پر معلوم ہوتی ہے۔ ان کے بھاری قدم جو وہ جوش سے زمین پر مارتے تھے۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ زمین کو ہلا رہے ہیں اور زمین پر ایک کامل سکوت کے درمیان اس فوج کے قدموں کی آواز جو میرے پیچھے چلی آ رہی تھی عجیب موسیقی سی پیدا کر رہی تھی۔ میں سڑک پر ان کو ساتھ لئے ہوئے چلا گیا۔ یہ سڑک ایک ٹیلے کے گرد خم کھا کر گزرتی تھی جب اس ٹیلے کے پاس سے وہ سڑک مڑی تو میں نے دیکھا کہ کوئی ڈیڑھ منزل کے قریب بلندی پر ایک وسیع کمرہ ہے اور اس کے اندر بہت سے لوگوں کا ہجوم ہے اور وہ بھی احمدی فوج کے آدمی ہیں اور گویا اسی جھگڑے کے فیصلہ کا انتظار کر رہے ہیں میرے ہمراہیوں میں سے ایک شخص دوڑ کر اوپر چڑھ گیا اور اوپر جا کر جوان کا افسر دروازہ پر کھڑا تھا اسے اس نے سمجھانا شروع کر دیا کہ یہ جماعت کے کمانڈر ہیں اور انہوں نے جرنیلوں کی غلطی کی وجہ سے خود کمان سنبھال لی ہے اور گویا دوبارہ دنیا میں آگئے ہیں۔ وہ شخص جسے میں نے دیکھتے ہی پہچان لیا کہ چوہدری مولا بخش صاحب مرحوم سیالکوٹی ہیں (ڈاکٹر میجر شاہ نواز صاحب کے والد) اس سے کہہ

III

رہے ہیں کہ اگر یہ درست ہے تو ہمیں پہلے کیوں اطلاع نہیں دی گئی۔ میں نے اپنے ساتھی کو روکا اور چوہدری صاحب سے کہا کہ افسر میں ہوں۔ یہ میرا کام ہے کہ بتاؤں کہ کب اور کس طرح اطلاع

دی جائے (اس وقت میں نے جرنیلوں سے جھگڑے کی تفصیل سے بچنے کے لئے مختصر جواب دیا ہے) پھر کہا کہ میں سیالکوٹ جا رہا ہوں وہاں ہمارے کچھ دوست ہیں آپ لوگ بھی اس فوج میں آ ملیں۔ چوہدری صاحب مرحوم نے اس پر فوری رضامندی کا اظہار کیا اور کمرہ میں ٹھہری ہوئی فوج کو چلنے کا حکم دیا تب میں اس فوج کے پیچھے چل پڑا جو میرے ساتھ تھی اور جسے میں نے گفتگو کے وقت آگے چلنے کا حکم دے دیا تھا اس وقت میں نے دیکھا کہ ایک اور فوج بھی مجھ سے آ ملی ہے اور پہلی فوج اور بعد میں آنے والی فوج کے درمیان میں چلا جا رہا ہوں اور سیالکوٹ کی فوج کا انتظار کرتا جاتا ہوں۔ اس وقت میرے دل میں خیال ہے کہ اس فتنہ و فساد سے محفوظ ہونے یا محفوظ ہو جانے کی صلاحیت سیالکوٹ کی اس احمدی فوج میں ہے جو سیالکوٹ میں ہے اور میں جب وہاں پہنچ جاؤں گا تو ان کی مدد سے اس فتنہ کو دور کروں گا۔ اسی حالت میں میری آنکھ کھل گئی۔

تعبیر:

اس خواب کی تعبیر ظاہر ہے معلوم ہوتا ہے آئندہ کسی زمانہ میں ایک فتنہ کے وقت سیالکوٹ کو پھر وقت کے امام کا ساتھ دینے کی اور اس کے لئے قربانیاں کرنے کی توفیق ملے گی اور کسی ایسے وجود کو جو مجھ سے ہوگا اور مجھ میں ہو کر خدا تعالیٰ کا فضل پائیگا اس فتنہ کے استیصال کی توفیق ملے گی۔

عجیب بات ہے کہ کوئی پندرہ سولہ سال یا زیادہ کا عرصہ گزرا ہوگا کہ میں نے ایک دفعہ پہلے بھی دیکھا تھا کہ دنیا میں فتنہ پیدا ہو گیا ہے اور میں اسے دور کرنے کے لئے دوبارہ دنیا میں آیا ہوں اور توحید پر تقریر کر رہا ہوں اور لوگ میری بات کو مان رہے ہیں اس وقت خواب ہی میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ واقعہ ایک سو ستائیس سال کا ہے اس کی تعبیر اس وقت ظاہر نہیں۔ ممکن ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ سے ایک سو ستائیس سال بعد یا اگلی ہجری یا مسیحی صدی کا ستائیسواں سال اس سے مراد ہو۔ غرض اس کی تشریح معین نہیں۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنے وقت پر ظاہر فرما دیگا۔

الفضل 3 اپریل 46ء صفحہ 4-3

جیسا کہ رویا بالا میں ذکر ہے خاکسار راقم نے احمدی جرنیلوں یعنی عمائد جماعت کو بتایا کہ اللہ تعالیٰ کی جو غیر متبدل سنت ہے کہ وہ رحمان ذات ہر صدی کے سر پر مجدد، مرسل بھیجتا رہا ہے وہ ایک مستقل حقیقت ہے اور یہ کہ پندرھویں صدی ہجری کے لئے مولا کریم نے حضور مسیح موعود کی نیابت میں سیدنا حضرت مرزا رفیع احمد کو مرسل بنا کر آپ کی جماعت کے لئے نہج نبوت پر نازل فرمایا۔ آپ کا دعویٰ ہے کہ آپ مثیل ایوب ہیں اور حضرت مسیح موعود کی تائید و تصدیق کے لئے آسمان سے نازل کئے گئے ہیں۔ آپ پر ایمان لانا ہر احمدی پر فرض ہے اور ان خلفاء کو بھی آپ پر ایمان لانا چاہیے اور اتباع کرنی چاہیے جو کہ محض انتظامی حیثیت رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جسے چاہے اس خدمت کے لئے چن لیتا ہے اور روح القدس اس پر نازل فرماتا ہے۔ اللہ چاہے تو کسی بادشاہ یا ظاہری انتظامی خلیفہ کو بھی یہ اعزاز بخش سکتا ہے۔ تاہم وہ پابند نہیں کہ وہ ضرور ایسا کرے۔ یہ منفی عقیدہ جو ۱۹۶۸ء میں نظامیوں نے ایجاد کیا کہ آئندہ مجدد نہیں آئیں گے سراسر باطل ہے کیونکہ حضور مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ روحانی خلفاء کی امت کو ایسے ہی ضرورت ہے جیسے پہلی امتوں میں انبیاء کی ضرورت رہی ہے۔

راقم کو سیدنا ایوب احمدیت مرزا رفیع احمد سے ایک خادمانہ روحانی نسبت ہے اور آپ نے اس عاجز پر مکمل اعتماد کا اظہار فرمایا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے حکم اور ایماء سے خاکسار نے آپ کی شان اور مقام کے حوالے سے آپ کی سیرت پر ایک مضمون جو کہ تقریباً گیارہ ہزار الفاظ پر مشتمل ہے احباب جماعت کو ۱۴۲۷ھ میں ارسال کیا تھا۔ اور اس میں موجودہ عقائد باطلہ کا رد کر کے اصل تعلیم معروف سے عمائد سلسلہ کو نیز عام افراد جماعت کو بھی کسی قدر حسب استطاعت تعداد میں پاکستان نیز مشرق و مغرب کے بہت سے ممالک میں مطلع کر دیا تھا۔

جیسا کہ مندرجہ بالا رویا سیدنا محمود میں درج ہے اہل نظام کا رویہ۔ ردعمل اور احساسات کو اس راقم نے ویسا ہی پایا ہے جو کہ بروز محمود کو درپیش آنے کے حوالے سے پیشگوئی میں درج تھے۔ وہ میری بات کو سمجھ گئے ہیں میری دخل اندازی کو ناپسند کرتے ہیں اور اپنی چوہدراہٹ کو خطرے میں پاتے ہیں اور جس طریق پر وہ جماعت کو ڈال چکے ہیں اب اسی پر قائم رہنا چاہتے ہیں اور اس عاجز کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جیسا کہ اس کی سنت ہے حق سے پیار کرتا ہے اور اسے قائم کرتا ہے۔ انشاء اللہ وہ شدید القویٰ ذات ایسے طریق سے اپنے پیارے بندے حضرت ایوب احمدیت کی مدد اور نصرت فرمائیگا جو کہ بے نظیر ہوگی۔

رویا بالا میں سیالکوٹ سے مراد احمدی بھائیوں کی وہ جماعتیں ہیں جو کہ مغربی ممالک میں انکی ہجرت کی بناء پر قائم ہوگئی ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ ان حضرات کو ایوب احمدیت مرزا

١٧

رفیع احمد کو شناخت کرنے اور ان پر ایمان لانے میں سبقت حاصل ہو۔ اگر پاکستان میں کے سیالکوٹ کی احمدی جماعت کا کچھ کردار ہے تو وہ بھی عیاں ہو جائے گا۔ رویا میں جو "مولا بخش" کو دیکھا یہ انجام محمود کی طرف اشارہ ہے اور اس ابتلا کا انجام انشاء اللہ اچھا ہوگا اور اللہ تعالیٰ قصورواروں کو معاف فرمادے گا اور سب کو توفیق مل جائے گی کہ وہ سعادت مندی اختیار کرکے اس غفور و رحیم کی منشاء کے مطابق پندرھویں صدی کیلئے مرسل کو شناخت کرکے اس پر ایمان لائیں اور اسکی اتباع کریں اور اس روحانی مائدہ سے فائدہ اٹھائیں جو موجودہ زمانہ کے لوگوں کیلئے آپ نے تقریباً 3500 صفحات پر مشتمل اعجازی تفسیر قرآن تحریر کی ہے۔ اور جو تا حال ناقدری کے سبب طبع نہیں ہو سکی۔

مزید بہت سے امور بھی اصلاح طلب ہیں جن کا ذکر آئندہ کسی موقع پر توفیق الٰہی سے کیا جا سکتا ہے۔ تاہم مندرجہ ذیل تین امور پر یہ راقم بروز محمود سردست توجہ دلانا ضروری خیال کرتا ہے۔

انتخاب خلیفہ میں مومنین سے مشاورت: خلافت روحانی (الہامی) ہو یا ظاہری (انتظامی) یہ اللہ تعالیٰ کا مومنین سے وعدہ ہے۔ اس لئے 1982ء میں خلیفہ رابع کے انتخاب کے موقع پر حضرت ایوب احمدیت نے یہی نقطہ اٹھایا تھا کہ انتخاب خلیفہ میں عام مومنین کی رائے یا مشاورت کا بھی معروف کے مطابق انتظام ہونا چاہیے۔ کیونکہ ١٩٥٦ء میں جو قواعد برائے انتخاب خلیفہ حضرت سیدنا محمود نے بنائے تھے وہ محض خلیفہ ثالث کے انتخاب کے لئے تھے۔ اس مجلس انتخاب خلافت میں حضور مسیح موعود کے دو صاحبزادے بہت سے رفقاء مسیح موعود۔ بہت سے سب سے بڑے صاحبزادے رفقاء مسیح موعود ممبر تھے۔ جو کہ ١٩٨٢ء میں وقت گزرنے کے ساتھ وصال پا چکے تھے اسلئے عام مومنین کی مشاورت انتخاب خلیفہ کے لئے ان کے منتخب نمائندگان کی وساطت سے رجوع کرنا چاہیے جو کہ ان کا حق ہے۔

آج ١٩٨٢ء کے بعد مزید ٢٥ سال گزر چکے ہیں اسلئے ١٩٥٦ء کے قواعد بالکل غیر متعلق ہو چکے ہیں اور اب جب کے جماعت دنیا کے بہت سے ممالک میں پھیل چکی ہے یہ ضروری ہے کہ آئندہ کے لئے مختلف ممالک اور خطوں کی جماعتوں سے تعدادی نسبت کے لحاظ سے انکے نمائندگان کے ذریعے وقت آنے پر اس اہم فریضہ کو انجام دیا جائے تا کہ قرآنی تعلیم پر عمل اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت میں ظاہری خلافت کو جو کہ اتحاد کا ایک ذریعہ ہے ہمیشہ قائم رکھے اور اسکے ساتھ ساتھ روحانی خلفاء اور مرسلین پر انکے نزول کے بعد ایمان لانے اور انکی اتباع کی بھی سعادت عطا فرمائے جیسا کہ ہر صدی کے سر پر ایسا کرنا اللہ تعالیٰ کی سنت ہے۔

دوئم: روحانی کاموں میں دجل سے آگاہی: حضور مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ دجل یہ ہے کہ اندر ناقص چیز ہو اور اوپر کوئی صاف چیز ہو مثلاً اوپر سونے کا ملمع ہو اور اندر تانبہ ہو دجل ابتدائے دنیا سے چلا آتا ہے۔ مکر و فریب سے کوئی خالی نہیں رہا۔ زرگر کیا کرتے ہیں جیسے دنیا کے کاموں میں دجل ہے ویسے ہی روحانی کاموں میں بھی دجل ہوتا ہے۔ (ملفوظات جلد ا ص ٤٤٥)

خاکسار راقم بروز محمود یہ واضح کرنا چاہتا ہے کہ جو سربراہان جماعت اس عقیدہ کا تو انکار کرتے ہیں جو کہ ہمیں قرآن۔ نبی پاک ﷺ اور حکم و عدل مسیح موعود نے عطا فرمایا۔ یعنی یہ کہ اللہ تعالیٰ ہر صدی کے سر پر ایک مجدد مرسل۔ روحانی خلیفہ امت میں مبعوث کرتا ہے اور جس کو شناخت کرکے ایمان لانا ہر فرد پر فرض ہے اور وہ خود کو نہج نبوت پر ہونا قرار دیتے ہیں یہ روحانی معاملہ میں دجل ہے۔

خلافت علیٰ منہاج نبوت: حضور مسیح موعود نے اس سلسلہ میں فرمایا کہ ایسا شخص مکالمہ الٰہیہ سے مشرف ہوتا ہے اور دوسرے یہ کہ وہ دعویٰ کرے اور اسکا ظہور سب مدعیوں سے پہلے ہو (تفصیل کیلئے دیکھیں روحانی خزائن جلد ٢٣ صفحہ نمبر ٣١٥ اور ملفوظات جلد ٩ صفحہ نمبر ٣٢٩)۔

جماعت کے موجودہ امام ان لوازم پر پورا نہیں اترتے اس لئے وہ منہاج نبوت پر نہیں ہے بلکہ محض قومی خلیفہ ہیں کیونکہ انکو پندرھویں صدی ہجری میں جماعت کیلئے مرسل مجدد ناصر مسیح موعود ایوب احمدیت کو قبول کرنے اور ان پر ایمان لانے کی سعادت تا حال نصیب نہیں ہوئی۔ میری پر خلوص دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انکو انشراح صدر عطا فرمائے اور خاص الخاص نصرت عطا فرمائے اور وہ تمام جماعت سمیت ناصر مسیح موعود مرسل برائے صدی موجودہ پر ایمان لانے اور انکی اتباع کی توفیق پائیں۔ آمین۔

اس موقعہ پر حضور مسیح موعود کی ایک رویا جو کہ راقم کے نزدیک مندرجہ بالا (رویا) سیدنا محمود کی اصل ہے اور منذرانہ اور مبشر پہلو رکھتی ہے اور متحد المضمون بھی ہے درج کر رہا ہوں۔

حضور مسیح موعود کی رویا: مدت کی بات ہے۔ میں نے ایک خواب دیکھا تھا کہ میں ایک گھوڑے پر سوار ہوں اور باغ کی طرف جاتا ہوں اور میں اکیلا ہوں۔ سامنے سے ایک لشکر نکلا۔ جس کا یہ ارادہ ہے کہ ہمارے باغ کو کاٹ دیں۔ مجھ پر ان کا کوئی خوف طاری نہیں ہوا۔ اور میرے دل میں یہ یقین ہے کہ میں اکیلا ان سب کے واسطے کافی ہوں۔ وہ لوگ اندر باغ میں چلے گئے اور ان کے پیچھے میں بھی چلا گیا۔ جب میں اندر گیا تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ وہ سب کے سب مرے پڑے ہیں۔ اور ان کے سر اور ہاتھ اور پاؤں کاٹے ہوئے ہیں اور انکی کھالیں اتری ہوئی ہیں۔ تب اللہ تعالیٰ کی قدرتوں کا نظارہ دیکھ کر مجھ پر رقت طاری ہوئی۔ اور میں رو پڑا کہ کس کا مقدور ہے کہ ایسا کر سکے۔

فرمایا۔ اس لشکر سے ایسے ہی آدمی مراد ہیں۔ جو جماعت کو مرتد کرنا چاہتے ہیں۔ اور انکے عقیدوں کو بگاڑنا چاہتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں کہ ہماری جماعت کے باغ کے درختوں کو کاٹ ڈالیں۔ خدا تعالیٰ اپنی قدرت نمائی کے ساتھ ان کو ناکام کرے گا۔ اور انکی تمام کوششوں کو نیست و نابود کر دے گا۔

----------تذکرہ حوالہ طبع چہارم صفحہ نمبر ٢٢٨

والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ

غلام احمد معتمد ایوب احمدیت۔ محمود ثانی

مورخہ: 24-10-07 بمطابق ١١ شوال 1428 ہجری